کلمۃ الحرمین

سید اکرام الحق جاوید

روضۂ رسولؐ سے جالیاں اتار دیں --- شیشے لگا دیں

یہ اُمر باعثِ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے شرک کرنے والوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بھی شرک کو وطیرہ بنالیا ہے۔ گنبدِ خضرا کو دیکھ کر پاکستان میں مرنے والے تمام لوگوں کے مزاروں کو بھی سبز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک والے حجرے کے باہر نظریۂ ضرورت کے تحت جو جالیاں لگائی گئی ہیں۔ ان کی نقالی سے یہاں کے مزاروں کے باہر بھی لوہے کی جالیاں لگادی ہیں اور پھر ان جالیوں کے باہر جیسے رسول اللہ ﷺ پر ہدیۂ سلام بھیجا جاتا ہے، بالکل اسی طرح یہاں کے مزاروں کے باہر جالیوں کے سامنے اہلِ شرک دعائیں اور مناجات کرتے ہیں۔

یہ ابھی حج کا سیزن گزرا ہے، لوگ اپنے وطن واپس لوٹے ___ تو پوچھنے والے خانہ کعبہ اور حجرِ اسود کے بارے میں نہیں پوچھتے..... بلکہ حاجی صاحب سے یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ جالیوں کو ہاتھ لگایا کہ نہیں؟..... اگر وہ خرانٹ اور چالاک ہے تو جھوٹ اور سچ بتادے گا، اگر وہ سادہ، بھولا، جاہل اور معصوم طبعیت کا مالک ہے تو کہہ دے گا..... نہیں ___ اس لئے کہ شرطے (پولیس والے) ان کی ایک نہیں چلنے دیتے۔

جالیوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش اور شرطوں کی طرف سے ان کو منع کرنے کی یہ کاوشیں ایک ہی جدوجہد کے دو مناظر ہیں اور بقول شاعر ؎ برابر خفا ہوں، برابر منائیں نہ وہ باز آئیں نہ ہم باز آئیں

یہ روش اس چشمک کی طرح ہے جو اہلِ توحید اور اہلِ بدعت میں صدیوں سے جاری ہے۔ سفید سیاہ ہونے کو تیار نہیں اور سیاہ سفید بننے پر آمادہ نہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

جالیوں کو ہاتھ لگانے کا نہ کوئی ثواب ہے نہ کوئی جزاء، لیکن یہ جالیاں رسول اللہ ﷺ کی زندگی، برحلت اور دنیا و آخرت کی کسی بھی چیز میں شریک نہیں ہیں۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی وہ جالیاں ہیں، جو احتیاطاً نصب کر دی گئی ہیں اور ہمارے ہاں کے ایک ناچے، بے دین اور لالہ موسیٰ کے بھانڈ عالم لوہار (جس کا اب اپنا بھی مزار بن چکا ہے) نے اس نظم کو گا کر بے دینی اور جہالت کو عام کیا کہ "تیری خیر ہووے پہرے دارا روضے دی جالی چم لین دے" جس وہ دن جائے آج کا آئے یہ جالی چومنا اور پھر پیچارگی میں "جالی کو ہاتھ لگانا" ہی دین کا حصہ بن گیا۔ بدعتوں کی اگر بیخ کنی نہ کی جائے تو وہ حرکتیں مذہب اور رکنِ دین بن جاتی ہیں۔

اب جبکہ اہلِ حدیث موجود ہیں اور مسلسل بدعات سے بیزاری کا اظہار بھی کرتے ہیں اور ان کے خلاف